SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES

Sunday, October, 11, 1987

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House), Islamabad, at five of the clock in the evening, with Mr. Deputy Chairman (Malik Muhammad Ali Khan) in the Chair.

(RECITATION FROM THE HOLY QURAN)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَمِنْ ءَايَٰتِهِۦ خَلْقُ
ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَٱخْتِلَٰفُ أَلْسِنَتِكُمْ وَأَلْوَٰنِكُمْ ۚ إِنَّ
فِى ذَٰلِكَ لَءَايَٰتٍ لِّلْعَٰلِمِينَ ﴿٢٢﴾ وَمِنْ ءَايَٰتِهِۦ مَنَامُكُم بِٱلَّيْلِ
وَٱلنَّهَارِ وَٱبْتِغَآؤُكُم مِّن فَضْلِهِۦٓ ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَٰتٍ
لِّقَوْمٍ يَسْمَعُونَ ﴿٢٣﴾ وَمِنْ ءَايَٰتِهِۦ يُرِيكُمُ ٱلْبَرْقَ
خَوْفًا وَطَمَعًا وَيُنَزِّلُ مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءً فَيُحْىِۦ بِهِ ٱلْأَرْضَ
بَعْدَ مَوْتِهَآ ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَٰتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿٢٤﴾
وَمِنْ ءَايَٰتِهِۦٓ أَن تَقُومَ ٱلسَّمَآءُ وَٱلْأَرْضُ بِأَمْرِهِۦ ۚ ثُمَّ إِذَا دَعَاكُمْ
دَعْوَةً مِّنَ ٱلْأَرْضِ إِذَآ أَنتُمْ تَخْرُجُونَ ﴿٢٥﴾ وَلَهُۥ مَن فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ
وَٱلْأَرْضِ ۖ كُلٌّ لَّهُۥ قَٰنِتُونَ ﴿٢٦﴾ وَهُوَ ٱلَّذِى يَبْدَؤُا۟ ٱلْخَلْقَ
ثُمَّ يُعِيدُهُۥ وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِ ۚ وَلَهُ ٱلْمَثَلُ ٱلْأَعْلَىٰ فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ
وَٱلْأَرْضِ ۚ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿٢٧﴾

ترجمہ : شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور رحم والا ہے
اور اسی کے نشانات (اور تصرفات) میں سے ہے آسمانوں اور زمین
کا پیدا کرنا۔ اور تمہاری زبانوں اور رنگوں کا جدا جدا ہونا۔
اہل دانش کے لئے اِن (باتوں) میں (بہت سی) نشانیاں ہیں۔

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES

Sunday, October, 11, 1987

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House), Islamabad, at five of the clock in the evening, with Mr. Deputy Chairman (Malik Muhammad Ali Khan) in the Chair.

(RECITATION FROM THE HOLY QURAN)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَمِنْ ءَايَٰتِهِۦ خَلْقُ
ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَٱخْتِلَٰفُ أَلْسِنَتِكُمْ وَأَلْوَٰنِكُمْ إِنَّ
فِى ذَٰلِكَ لَءَايَٰتٍ لِّلْعَٰلِمِينَ ﴿٢٢﴾ وَمِنْ ءَايَٰتِهِۦ مَنَامُكُم بِٱلَّيْلِ
وَٱلنَّهَارِ وَٱبْتِغَآؤُكُم مِّن فَضْلِهِۦٓ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَٰتٍ
لِّقَوْمٍ يَسْمَعُونَ ﴿٢٣﴾ وَمِنْ ءَايَٰتِهِۦ يُرِيكُمُ ٱلْبَرْقَ
خَوْفًا وَطَمَعًا وَيُنَزِّلُ مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءً فَيُحْىِۦ بِهِ ٱلْأَرْضَ
بَعْدَ مَوْتِهَآ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَٰتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿٢٤﴾
وَمِنْ ءَايَٰتِهِۦٓ أَن تَقُومَ ٱلسَّمَآءُ وَٱلْأَرْضُ بِأَمْرِهِۦ ثُمَّ إِذَا دَعَاكُمْ
دَعْوَةً مِّنَ ٱلْأَرْضِ إِذَآ أَنتُمْ تَخْرُجُونَ ﴿٢٥﴾ وَلَهُۥ مَن فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ
وَٱلْأَرْضِ ۖ كُلٌّ لَّهُۥ قَٰنِتُونَ ﴿٢٦﴾ وَهُوَ ٱلَّذِى يَبْدَؤُا۟ ٱلْخَلْقَ
ثُمَّ يُعِيدُهُۥ وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِ ۚ وَلَهُ ٱلْمَثَلُ ٱلْأَعْلَىٰ فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ
وَٱلْأَرْضِ ۚ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿٢٧﴾

ترجمہ: شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور رحم والا ہے
اور اُسی کے نشانات (اور تصرفات) میں سے ہے آسمانوں اور زمین
کا پیدا کرنا۔ اور تمہاری زبانوں اور رنگوں کا جُدا جُدا ہونا۔
اہل دانش کے لئے اِن (باتوں) میں (بہت سی) نشانیاں ہیں۔

اور اسی کے نشانات (اور تصرفات) میں سے ہے تمہارا رات اور دن میں سونا اور اس کے فضل کا تلاش کرنا۔ جو لوگ سنتے ہیں اُن کے لئے اِن (باتوں) میں (بہت سی) نشانیاں ہیں اور اُسی کے نشانات (اور تصرفات) میں سے ہے کہ تم کو خوف اور اُمید دلانے کے لئے بجلی دکھاتا ہے اور آسمان سے مینہ برساتا ہے۔ پھر زمین کو اُس کے مر جانے کے بعد زندہ (و شاداب) کر دیتا ہے۔ عقل والوں کے لئے ان (باتوں) میں (بہت سی) نشانیاں ہیں اور اُسی کے نشانات (اور تصرفات) میں سے ہے کہ آسمان اور زمین اسی کے حکم سے قائم ہیں۔ پھر جب وہ تم کو زمین میں سے (نکلنے کے لئے) آواز دے گا تو تم جھٹ نکل پڑو گے اور آسمانوں اور زمین میں جتنے (فرشتے اور انسان وغیرہ) ہیں اُسی کے (مملوک) ہیں اور تمام اُس کے فرمانبردار ہیں اور وہی تو ہے جو خلقت کو پہلی دفعہ پیدا کرتا ہے پھر اُسے دوبارہ پیدا کرے گا۔ اور یہ اُس کو بہت آسان ہے۔ اور آسمانوں اور زمین میں اُس کی شان بہت بلند ہے۔ اور وہ غالب حکمت والا ہے۔

LEAVE OF ABSENCE

جناب ڈپٹی چیئرمین : جزاک اللہ۔ رخصت کی درخواستیں۔ جناب اکرم سلطان صاحب اپنی مصروفیات کی بنا پر ایوان میں ۸ اکتوبر کو شرکت نہیں کر سکے اس لئے انہوں نے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا ایوان ان کی رخصت منظور کرتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین : جناب احمد میاں سومرو نے اپنی مصروفیات کی بنا پر ۱۱ تا ۱۵ اکتوبر ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا ایوان

رخصت کی درخواست قبول کرتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین : جناب صاحبزادہ سلطان عبدالمجید صاحب نے اپنی ذاتی مصروفیات کی بنا پر ایوان سے ۱۱، اکتوبر تا ۱۵، اکتوبر رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا ایوان رخصت کی درخواست منظور کرتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین : جناب پیر الحاج سید محمد شاہ جیلانی ناسازئ طبع کی بنا پر مورخہ ۸، اکتوبر کو اجلاس میں شرکت نہ کر سکے اس لئے انہوں نے ایوان سے اس تاریخ کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے، کیا ایوان رخصت کی درخواست کی اجازت دیتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین : جناب عبدالمجید قاضی صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ یکم اکتوبر تا ۱۰، اکتوبر اجلاس میں شرکت نہ کر سکے، انہوں نے ان ایام کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا ایوان رخصت کی اجازت دیتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین : جناب امانِ روم ایک وفد کے ہمراہ جاپان گئے ہوئے تھے اس لئے انہوں نے ایوان سے ۲۱ ستمبر تا ۳، اکتوبر رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا ایوان منظور کرتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

ARRESTS OF ULEMAS IN KARACHI

جناب ڈپٹی چیئرمین : جناب مولانا سمیع الحق صاحب پوائنٹ آف آرڈر۔

مولانا سمیع الحق : جنابِ والا! پاکستان چونکہ ایک اسلامی جمہوریہ ہے اور اسلام کا نام ہم سب لیتے ہیں تو میں ایک ایسے واقعہ کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانا ضروری سمجھتا ہوں جو آج کل کراچی میں رونما ہوا ہے۔ اس پر اگر ہم تحریک التوا وغیرہ کا انتظار کریں تو اس کا موقع نہیں آئے گا۔

[Maulana Samiul Haq]

تقریباً اڑھائی سو علماء گرفتار کیئے گئے ہیں۔ اخبارات میں آیا ہے کہ بعض علماء کی انتہائی شرمناک طریقے سے تذلیل کی گئی ہے۔ ان کی ڈاڑھیاں نوچی گئی ہیں۔ وہ نہایت پرامن اسلامی عقیدے کے متعلق عظمت صحابہ کانفرنس کرنا چاہتے تھے کہ چاروں طرف سے پولیس نے جامعہ مسجد بنوری ٹاؤن کی حدود کو گھیر لیا۔ جن لوگوں نے ۱۴۴ کی نافرمانی نہیں کی تھی ایک ایک کر کے پرامن طریقے سے مسجد میں آرہے تھے ان کو بھی گرفتار کیا۔ "جنگ" اخبار میں ساری تفصیلات آپ کے سامنے آسکتی ہیں۔ اب تک ۲۲۰۰ افراد گرفتار کیئے گئے ہیں ان کی ڈاڑھیاں نوچی گئی ہیں۔ راتوں رات لوگوں کو گھروں پر چھاپہ مار کر اور مسجدوں میں پولیس نے گھس کر جوتوں سے نمازیوں کو مارا اور ان پر پتھر پھینکے۔

اس معاملہ کو ایوان میں خدارا زیر غور لائیں۔ یہ آگ خدانخواستہ کہیں پورے ملک میں نہ پھیل جائے۔ مسلمانوں میں سواد اعظم، اہل سنت کی طرف سے جو پروگرام عظمت صحابہ کانفرنس کا تھا۔ اس کو جبراً بلاوجہ روکنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس میں کوئی اشتعال انگیزی نہیں کی گئی تھی کسی فرقے کے خلاف وہ نہیں تھا۔ تو ساری کراچی میں بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔ لہذا آپ سینیٹ میں اس معاملے کو زیر غور لائیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : جی اس میں مولانا ....

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : جناب والا! اس میں جو کہا گیا ہے یہ واقعی حقیقتاً بات ہے۔ اور اس طرح یہ جو المناک اور عبرتناک واقعہ ہوا ہے کراچی کا مایہ باعث ندامت بھی ہے اور بہت ہی المناک واقعہ ہے اور اس ایوان سے درخواست بھی ہوگی آپ کے توسط سے کہ وہ اس مسئلہ پر غور کرے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : جی قاضی عبداللطیف صاحب۔

قاضی عبداللطیف : جناب والا! میں مولانا کی حمایت کرتا ہوں واقعہ یہ ہے کہ اگر اس وقت ہم تحریک التوا دیتے تو اس کا نمبر معلوم نہیں کہ دوسرے یا تیسرے

مہینے میں آتا اور یہ ایک نہایت اہم اور سنگین واقعہ ہے۔ میں توقع رکھتا ہوں کہ ایوان کو اس پر اظہار خیال کا موقع دیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : جناب وسیم سجاد صاحب آپ اس پر . . . . .

جناب وسیم سجاد : جناب والا! مناسب یہ ہوگا کہ جناب وقت دے دیں تاکہ اس بارے میں تفصیل صوبائی حکومت سے منگوائی جائے اور پھر وہ تمام تفصیل اس ایوان کے سامنے پیش کر دی جائے گی تاکہ اس پر مناسب کارروائی جو بھی جناب مناسب سمجھیں وہ کی جا سکے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : جی جناب مولانا سمیع الحق صاحب۔ میرے خیال میں مناسب یہ ہے کہ آپ تحریک دے دیں۔

مولانا سمیع الحق : انہوں نے پکڑ دھکڑ شروع کر رکھی ہے۔ وہاں چھاپے مار رہے ہیں بڑے بڑے علماء مثلاً مفتی احمد الرحمٰن، مولانا اسفندیار، مولانا عبدالستار تونسوی، سب لوگوں کو ہراساں کیا گیا۔ کچھ گرفتار ہیں۔ کتنے دن تک یہ تحقیقات کریں گے۔ کتنے دن تک یہ آگ وہاں سلگتی رہے گی۔ پھر کہیں گے کراچی کے واقعات۔ وہ کتنا حساس علاقہ ہے وہاں کیسے نازک حالات ہیں۔ ان حالات میں سواد اعظم یعنی اکثریت کو اس طرح بھڑکانا اور بلاوجہ ان کو تکلیف میں ڈالنا ان کے علماء کی ڈاڑھیاں نوچنا آخر اس کی وجہ کیا ہے۔ آپ بتا سکتے ہیں کہ انہوں نے کیا جرم کیا تھا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : میرا خیال ہے اس میں بہتر یہی ہے کہ مولانا آپ اسے باقاعدہ طور پر ایوان میں تحریری طور پر دے دیں تاکہ گورنمنٹ بھی تمام حالات سے باخبر ہو جائے آئندہ اجلاس، کل یا پرسوں جو بھی ہوگا اس میں اس کو ترجیح دے دی جائے گی۔ یہ تو ہو سکتا ہے۔

مولانا سمیع الحق : جناب والا! اگر وزیر قانون صاحب یہ یقین دہانی کرا دیں . . . .

قاضی عبداللطیف : جناب والا! میں اتنی وضاحت چاہوں گا۔ اگر مہربانی کر کے وزیر صاحب یہ مطلع کر دیں کہ وہ کب تک یہ معلومات فراہم کر سکیں گے اس لئے کہ کراچی کے واقعات ویسے بھی آپ کو پتہ ہے کہ بڑے نازک ترین ہیں اور

[Qazi Abdul Latif]

اگر اس کے اندر یہ چیز بھی آ جائے گی تو میرا خیال ہے کہ اس میں بہت زیادہ سنگینی پیدا ہو جائے گی تو بہتر ہو گا کہ جلد از جلد اسے منگوایا جائے۔

جناب وسیم سجاد : جنابِ والا ! ہماری کوشش تو یہ ہو گی کہ اس ایوان کا اگلا اجلاس جو ۱۳ تاریخ کو ہو رہا ہے اس اجلاس میں ہی ہم مکمل تفصیلات فراہم کر دیں۔ اگر کوئی دقت ہوئی تو میں ۱۳ تاریخ کو ایوان میں بیان کر دوں گا کہ اس میں کیا دقت ہے اور اس میں کوشش کی جائے گی کہ تفصیلات جلد آ جائیں۔

PRIVILEGE MOTIONS

جناب ڈپٹی چیئرمین : شکریہ جی ! تحریک استحقاق۔ تحریک استحقاق نمبر ۲۲ ہے۔ مولانا سمیع الحق صاحب اور قاضی عبداللطیف صاحب کی۔ جی مولانا سمیع الحق صاحب !

RE: INCORRECT REPORTING IN T.V. 'KHABARNAMA' TELECAST.

مولانا سمیع الحق : میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ مورخہ ۲ر اکتوبر کو وزیراعظم کی ملاقات پر شریعت بل کے بارے میں حکومت کی جانب سے بذریعہ ٹیلیگرام اور دیگر ذرائع مذاکرات کی دعوت متحدہ شریعت محاذ کے رہنماؤں محرکین اور بعض معزز جج صاحبان اور رکن اسلامی نظریاتی کونسل کو دی گئی مگر اسی رات ٹیلیویژن اور ریڈیو پر خبرنامے میں جس انداز سے یہ خبر نشر کی گئی اس میں نہ صرف یہ تاثر دیا گیا کہ علماء نے ازخود جناب وزیر مذہبی امور سے ملاقات کی بلکہ یہ کہا گیا کہ ملاقات میں موجود علماء نے حکومت کی طرف سے کئے گئے اسلامی اقدامات کی تعریف کرتے ہوئے ان اسلامی اقدامات کو سراہا۔ نیز جس مقصد یعنی شریعت بل کے لئے یہ مذاکرات منعقد ہوئے تھے خبرنامے میں اس کا ذکر تک نہیں تھا۔ اس خبر سے عوام میں غلط تاثر پھیلنے کی وجہ سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے ازراہ کرم اسے زیر بحث لایا جائے۔

جناب والا ! اس خبر کو بالکل قطعاً حقائق کے منافی نشر کیا گیا ہے۔
صورت حال یہ تھی کہ جناب وزیر اعظم کے مشورے سے ہم نے یہ طے کیا کہ سینیٹ سے باہر ہم کسی اچھے نتیجے پر پہنچ جائیں اور افہام و تفہیم سے کوئی راستہ نکل آئے چنانچہ شریعت بنچ کے دو جج صاحبان اور نظریاتی کونسل کے ارکان اور قومی اسمبلی اور سینیٹ کے ارکان جناب وزیر وفاقی مذہبی امور کے ساتھ مذاکرات کے لئے ان کی دعوت پر آئے اور مسئلہ شریعت بل ہی کا تھا۔ وہاں کسی نے یہ نہیں کہا کہ ان بڑے بڑے جید علماء نے جن کے نام بھی خبرنامے میں دیئے گئے انہوں نے حکومت کے اسلامی اقدامات کی تعریف کی۔ گویا یہ چند درباری ملّا ہیں اور آنریبل جناب شیخ الاسلام حاجی سیف اللہ صاحب کی قدم بوسی کے لئے حاضر ہوئے تھے اور ان کو مبارک باد دی کہ آپ نے بالکل اسلام کا جھنڈا سربفلک کر دیا یہ صورت حال قطعاً نہیں تھی نہ شریعت بل کے بارے میں کوئی ذکر ہوا نہ مذاکرات کے بارے میں کہ یہ مذاکرات تھے اور دونوں طرف سے لوگ افہام و تفہیم کی کوشش میں سلسلے میں بلائے گئے تھے تو اس بارے میں عوام میں لازماً ایک خطرناک اور غلط تاثر پھیل گیا میں سمجھتا ہوں کہ ٹیلی ویژن کا بھی نقصان نہیں ہے کہ جناب حاجی سیف اللہ صاحب نے جو پریس ریلیز لکھا اور ان کو فراہم کیا، انہوں نے اس کو نشر کیا، اس طرح پورے ان ارکان کا جو اس اجلاس اور مذاکرات کی مجلس میں شریک تھے استحقاق مجروح ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : شکریہ ! جی قاضی عبداللطیف صاحب۔

قاضی عبداللطیف : جناب والا ! تحریک تو پیش کر ہی دی گئی ہے میں اتنی گزارش کروں گا کہ ہماری یہ کوشش رہی ہے اور پارلیمنٹ کی تاریخ اس پر گواہ ہے کہ ہم نے ہمیشہ مفاہمانہ طریقہ اختیار کیا ہے شریعت بل دو اڑھائی سال سے اس ایوان کے اندر زیر بحث رہا ہے ہمارے محترم وزیر اعظم صاحب کو بھی اس پر تشویش تھی کہ اس مسئلے کو جس طریقے سے بھی ہو حل کیا جائے اور انہی کے مشورے سے یہ طے ہوا تھا کہ ایوان سے باہر بیٹھ کے ان معزز جج صاحبان اور

[Qazi Abdul Latif]

نظریاتی کونسل کے اراکین کو بلا کر اور ان لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر کے کچھ افہام و تفہیم کی فضاء پیدا کریں لیکن جس طریقے سے اس کو نشر کیا گیا ہے اس کا مقصد تو یہ ہے کہ اندر سے کوئی ایسے لوگ ہیں کہ جو اس افہام و تفہیم کی بات کو دیدہ و دانستہ بگاڑنا چاہتے ہیں اور اسے غلط رنگ دینا چاہتے ہیں اور یقینی بات ہے کہ اس میں محرکین کا اور دوسرے علماء کے احساسات کا خیال نہیں کیا گیا۔ تو میرا خیال ہے کہ اس سے یقیناً استحقاق مجروح ہوا ہے اور اس کو ایوان کے سامنے لایا جائے اور اس پر بحث کی جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : قاضی عبدالمجید عابد صاحب۔

قاضی عبدالمجید عابد (وزیر اطلاعات و نشریات) : میں اپنے دونوں بزرگ سینیٹر صاحبان کو یقین دلاتا ہوں کہ ہمیں ان کی ذات کا بھی احترام ہے اور ان کے استحقاق کا بھی انتہائی حد تک پاس ہے، اور جس خبر کے متعلق کہا گیا ہے اچھا ہوتا کہ وہ خود اس کا کوئی version پیش کرتے تو پتہ چلتا کہ کس حد تک ان کا استحقاق مجروح ہوا ہے، بہرحال میرے پاس اس خبر کی نقل ہے اور آپ کی اجازت میں چاہوں گا کہ اس کو پڑھ کر سناؤں پھر اس کے بعد میں آپ کی صوابدید پر چھوڑتا ہوں کہ کس حد تک ان کا استحقاق مجروح ہوا ہے اور آپ خود ہی فیصلہ کریں کہ اس استحقاق کی تجویز کو ایوان میں ایڈمٹ کرنا چاہیئے یا نہیں کرنا چاہیئے۔

جناب والا ! خبر اس طرح کی ہے کہ "علمائے کرام اور مذہبی سکالروں کے ایک وفد نے آج اسلام آباد میں مذہبی امور کے وفاقی وزیر حاجی محمد سیف اللہ خان سے ملاقات کی، وفاقی وزیر نے کہا کہ حکومت ملک کو اسلامی فلاحی مملکت بنانے کے لئے ہر ممکن اقدام کر رہی ہے انہوں نے کہا کہ یہ ہماری اجتماعی ذمہ داری ہے کہ ہم متحد ہو کر ایسا لائحہ عمل مرتب کریں کہ جو تمام لوگوں کے لئے قابل قبول ہو اور جس سے موثر طریقے سے اسلامی نظام کا نفاذ ممکن ہو سکے، مذہبی امور کے لئے وزیر اعظم کے مشیر پیر محمد اشرف اور دوسرے علماء نے ملک میں اسلامی شریعت

کے نفاذ کے سلسلے میں اپنے نقطۂ نظر کی وضاحت کی انہوں نے ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کے سلسلے میں کی جانے والی کوششوں کی تعریف کی اور اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلایا انہوں نے کہا کہ حکومت کو چاہیئے کہ وہ اس سلسلے میں مزید اقدامات کرے، جن علمائے کرام نے ملاقات میں شرکت کی، ان میں قومی اسمبلی کے رکن مولانا عبدالحق، سینیٹر قاضی* عبداللطیف، مولانا معین الدین لکھوی، مفتی محمد حسین نعیمی اور مولانا اسرارالحق شامل تھے۔" بس اس حد تک خبر دی گئی ہے کہ یہ علمائے کرام شامل تھے.....

جناب ڈپٹی چیئرمین : نماز کا وقت ہو گیا ہے ایوان دوبارہ سوا چھ بجے میٹ کرے گا۔

(The House adjourned for Maghrab prayers.)

[The House re-assembled after interval with Mr. Deputy Chairman (Malik Muhammad Ali Khan) in the Chair.]

جناب ڈپٹی چیئرمین : قاضی عبدالمجید صاحب۔

قاضی عبدالمجید عابد : جناب چیئرمین! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ معزز سینیٹر صاحبان جو وضاحت چاہتے تھے وہ وضاحت آج کے ان کے استحقاق کی تحریک پیش کرنے سے ہی ہو گئی، نیت ان کے استحقاق کو مجروح کرنے کی قطعاً نہیں تھی، اور جہاں تک ٹی وی کا سوال ہے انہوں نے وہی سٹیٹمنٹ نکالی ہے جو میں نے پڑھ کر سنا دی ہے، اس میں بھی میں سمجھتا ہوں کہ مولانا سمیع الحق کا تو ذکر ہی نہیں ہے، لیکن قاضی عبداللطیف صاحب کا ذکر ہے لیکن وہ بھی یہی ہے کہ وہ موجود تھے، یہ نہیں کہ وہ کس کے ایما پر آئے یا کیسے آئے وہ خود آئے یا دعوت دے کر بلائے گئے تھے اور پھر میں سمجھتا ہوں کہ بڑی اہم چیز ہے، اس حد تک اس معاملے کو نہیں کھینچنا چاہیئے

میری گزارش ان کی خدمت میں یہی ہے کہ وضاحت آج ہو گئی کہ وہ دعوت دے کر بلائے گئے تھے وہ خود نہیں گئے تھے، دوسرا یہ ہے کہ وہاں بھی نیک نیتی سے ان کی ملاقات ہوئی تھی اس میں اس شریعت بل پر سمجھوتہ یا اور کسی اسلامی نظام کو رائج کرنے کا مسئلہ پیش آیا تو یہ ایسی بات تو نہیں کہ اس میں اتنا رنج ہونا چاہیئے اور میں گزارش یہی کروں گا کہ وہ اس کو پریس نہ کریں۔

مولانا سمیع الحق : جناب چیئرمین صاحب ! ہمارے آنریبل منسٹر صاحب میرے لئے کئی وجوہ کے لحاظ سے نہایت واجب الاحترام بزرگ ہیں، میں اتنی گزارش کروں گا کہ انہوں نے جو خبر کا متن پڑھ کر سنایا ہے اس سے میری تینوں باتوں کی تصدیق ہو گئی ہے، میں نے یہ گزارش کی تھی کہ یہ مذاکرات تھے کوئی ملاقات نہیں تھی کہ وزیر صاحب کی خدمت میں علماء آئے تھے اور یہ شریعت بل کے بارے میں تھے اور اس میں حکومت کے کسی اسلامی اقدام جو بزعم خود ان کا خیال ہے، کوئی ہے ہی نہیں تو ہم تعریف کیا کرتے، تو یہ تینوں باتیں، انہوں نے خبر پڑھ کر سنائی، اس میں ثابت ہو گیا کہ اس کے الفاظ قاضی صاحب نے سنا دیئے کہ انہوں نے اس حکومت کے اسلامی اقدامات کی تعریف کی اور ملاقات کی، اگر قاضی صاحب مجھے بتلا دیں کہ اس میں مذاکرات کا ذکر ہے یا شریعت بل کا ذکر ہے تو میں یہ کہہ سکوں گا کہ حقائق کو مسخ نہیں کیا گیا، ایک تیسری بات اب مجھے قاضی صاحب کے بیان سے واضح ہوئی جس سے یقیناً میرا استحقاق مجروح کیا گیا ہے وہ یہ کہ قاضی صاحب نے فرمایا کہ اس میں مولانا سمیع الحق کا تو ذکر ہی نہیں ہے، میں نے اس نکتے پر تو غور ہی نہیں کیا تھا کہ مجھے

نو بیچ ہی سے حذف کر دیا گیا ہے، اب خود سوچ رہے ہیں کہ میرا نام کیوں نہیں آیا، میں تو آخر تک میٹنگ میں تھا اور اور حاجی سیف اللہ صاحب کو میری اس دن کی بات چیت انشاءاللہ تعالیٰ قیامت تک یاد رہے گی اب قاضی صاحب سے انکشاف ہوا کہ خبر میں میرا نام ہی گول کر دیا گیا۔ کیا اب بھی استحقاق مجروح نہیں ہوا؟

جناب ڈپٹی چیئرمین : انہوں نے فرمایا کہ خلوص دونوں طرف سے ہے۔

مولانا سمیع الحق : لیکن اب یہ بات معلوم ہوئی کہ میرا نام ہی اس میں نہیں آیا ہے۔

جناب قاضی عبدالمجید عابد : اگر ان کی یہی منشاء ہو تو آج پھر ان کے نام کا بھی ذکر کر دیں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : کیا آپ اس کو پریس کرتے ہیں۔

مولانا سمیع الحق : بالکل پریس کرتا ہوں۔

مولانا قاضی عبداللطیف : جناب والا! گزارش یہ ہے کہ ہمارے قابل احترام قاضی صاحب نے تحریک کی مخالفت نہیں کی، انہوں نے وضاحت تو ضرور فرمائی ہے جس کے لئے ہم یقیناً ان کے مشکور ہیں اور وہی الزامات جو کہ ہم لگا رہے تھے وہی ثابت ہو گئے، میں نے پہلے بھی یہ گزارش کی تھی کہ جس جذبے سے ہم گئے تھے اور جس جذبے سے جناب وزیر اعظم صاحب نے ہمیں بلایا تھا اور جس جذبے کے ساتھ وہ مذاکرات شروع کرائے گئے تھے اس خبر سے یوں پتہ چلتا ہے کہ اس سب کو سبوتاژ کیا گیا ہے اور یہی ہمیں شکوہ ہے کہ کوئی اندرونی طور پر ایسے ہاتھ ہیں کہ جو ہمارے مفاہمانہ رویّہ کو ہمیشہ ناکام بنانے کی کوشش کرتے ہیں، اس لئے میرا خیال ہے کہ اگر آپ مہربانی فرمائیں اور اس کو ہاؤس کی بحث کے لئے یا استحقاق کمیٹی کے حوالے کر دیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ آپ کی بڑی ہی عنایت ہو گی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ قاضی صاحب! ارکان سینیٹ جناب مولانا سمیع الحق اور قاضی عبداللطیف، محرکین تحریک نے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ ۴ اکتوبر کو وزیراعظم کی مداخلت کے بموجب ایک میٹنگ وزیر مذہبی امور نے طلب کی اور انہیں اور دیگر اراکین کو بذریعہ تار اس میں شرکت کی دعوت دی تاہم ۴ اکتوبر کو شام نو بجے ٹیلی ویژن کے خبرنامے میں یہ تاثر دیا گیا ہے کہ علماء نے اپنی مرضی سے اس میٹنگ میں شرکت کی اور انہوں نے حکومت کے ان اقدامات کی تعریف کی جو کہ اسلامی نظام کی طرف اٹھائے گئے ہیں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ خبرنامے میں یہ ذکر نہیں کیا گیا کہ میٹنگ شریعت بل پر غور کرنے کے لیے طلب کی گئی تھی۔ خبرنامے سے اس طرح لوگوں کے ذہنوں میں یہ غلط تاثر پیدا کرنے کی کوشش کی گئی کہ انہوں نے حکومت کی حمایت کی تھی اس لئے محرکین کے پارلیمانی استحقاق کی غلط رپورٹنگ کی وجہ سے خلاف ورزی ہوئی ہے، اخباری اُمُور کا متن جو کہ خبرنامے میں تھا۔ پاکستان ٹیلی ویژن سے حاصل کر لیا گیا ہے، متن محرکین کے موقف کی حمایت میں نظر آتا ہے۔ متن میں یہ چیز نمایاں طور پر نہیں کہ وزیر مذہبی امور نے میٹنگ سینیٹ میں زیر التواء شریعت بل اور بحث کے لیئے طلب کی تھی تاکہ حکومت اور متحدہ شریعت محاذ علماء کے گروپ اور محرکین کے درمیان نقطۂ نظر اور ذہنی اختلافات کا تصفیہ کر لیا جائے، محرکین نے اس بات سے انکار کیا کہ انہوں نے حکومت کی طرف سے اس ملک میں اسلامیانے کے عمل کی تعریف کی ہے۔ اگرچہ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ محرکین کا موقف واقعاتی طور پر درست ہے تاہم پاکستان ٹیلی ویژن پر جو خبریں ٹیلی کاسٹ کی گئی ہیں انہیں آپ زیادہ سے زیادہ غلط رپورٹنگ کہہ سکتے ہیں۔ جس سے کسی پارلیمانی استحقاق کی خلاف ورزی نہیں ہوتی۔ جس کے لئے کوئی کارروائی کرنا پڑے، محرکین پریس کے ذریعے اس کی تردید کر سکتے تھے تاکہ کوئی غلط تاثر جو کہ ان کے خیال کے مطابق لوگوں کے ذہنوں میں غلط رپورٹنگ کی وجہ سے پیدا ہوا زائل کیا جا سکتا، تحریک ایسے کسی استحقاق کے مجروح ہونے کا سوال ہی نہیں اٹھاتی جس میں سینیٹ کی مداخلت کی ضرورت ہو، اس کے علاوہ خبرنامہ ۴ اکتوبر کو ٹیلی کاسٹ کیا گیا تھا اور محرکین کو چاہیئے تھا کہ وہ اس کے اگلے روز ۵ اکتوبر کو تحریک کا نوٹس دیتے لیکن نوٹس ۶ اکتوبر کو ساڑھے بارہ بجے دیا گیا تھا لیکن محرکین نے استحقاق کی خلاف ورزی کے سوال کو اولین موقع پر نہیں اٹھایا جس کی وجہ سے یہ تحریک زیر قاعدہ ۵۹ دوم اور سوم یقینی

طور پر قابل منظور نہیں ہے شکریہ!

قاضی عبداللطیف: جناب والا! میں آپ کا مشکور ہوں اور آپ کی رولنگ کو چیلنج نہیں کر رہا لیکن میں گزارش کر رہا ہوں کہ وزیر صاحب تے تو اس کی مخالفت کی نہیں ہے اور آپ نے اس کو بلا وجہ مسترد کر دیا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: وزیر صاحب نے بتایا ہے کہ آپ کی جو میٹنگ ہوئی تھی اس میں ان کی کوشش یہی تھی کہ تمام قوم کے لئے ایک لائحہ عمل اختیار کیا جائے۔ جو کچھ انہوں نے کہا ہے میں نے اس کی روشنی میں یہ عرض کیا ہے۔ قاضی صاحب۔

قاضی حسین احمد: جناب چیئرمین! آپ نے پریس کے ذریعے سے تردید کرنے کے لئے کہا ہے تو آپ عبدالمجید عابد صاحب کو ہدایت کریں کہ وہ ٹیلی ویژن کو یہ کہیں کہ وہ ٹیلی ویژن پر اس کی تردید کر دیں جب یہ غلط رپورٹنگ ہے اور یہ ثابت ہے کہ غلط رپورٹنگ ہے تو پریس کی تردید سے اس کا مداوا نہیں ہو سکے گا

جناب ڈپٹی چیئرمین: اس کے لئے میں نے فیصلہ دے دیا ہے اب یہ ایڈجرنمنٹ موشنز ہیں۔ ایڈجرنمنٹ موشنز نمبر ۴۳، ۴۵، ۴۷۔

جناب محمد طارق چوہدری: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی۔ اسی کے بارے میں ہے؟

جناب محمد طارق چوہدری: نہیں جی، یہ تو قصہ ختم ہو گیا۔ جناب عالی! گزارش یہ ہے کہ چیئر اور چیئرمین اس ایوان کے وقار اور معیار کے محافظ ہوتے ہیں لیکن میں بڑے افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ یہاں پر ہونے والے بعض فیصلے کلرکوں اور سیکشن آفیسروں کی مرضی اور قبل ازوقت اپنی ذاتی خواہشات کے مطابق کئے جاتے ہیں۔ ذاتی ضرورتوں کو تابع رکھ کر کئے جانے والے فیصلے کے بعد ہمیں یہ کہا جاتا ہے۔۔۔۔میں اس کی ایک مثال دیتا ہوں کہ گذشتہ دنوں میں نے جمعرات کو ایک تحریک استحقاق پیش کی تھی اس میں ہماری پارلیمنٹ کے ایک معزز ممبر نے یہ کہا ہے کہ آٹھویں ترمیم پر ہم سے فیصلہ بندوق کی نالی پر کروایا گیا اور ممبران پارلیمنٹ کو اختیار کی بجائے مراعات دی گئیں ہیں اور اس طرح ممبران پارلیمنٹ کو بدعنوان بنا کر رکھ دیا گیا ہے اگر یہ تحریک ہاؤس میں پیش کر دی جاتی تو یقیناً یہ منظور ہوتی

[Mr. Muhammad Tariq Chaudhry]

لیکن اس طرح کی تحریکوں کو بھی چیمبر میں kill کرنے کا رواج ڈال دیا گیا ہے اور پھر یہ کہا جاتا ہے جناب آپ قاتل سے منصفی چاہیں اور آدم خور کے بھٹ میں زندگی تلاش کرنے جائیں۔ میں اس رویے کے خلاف احتجاج کرتا ہوں اور اس پر علامتی واک آؤٹ کرتا ہوں۔ کیونکہ چیئر کی آمریت جمہوری اداروں کے اندر قائم کی گئی ہے میں اس پر صرف علامتی واک آؤٹ کرتا ہوں۔

(اس مرحلے پر جناب محمد طارق چوہدری واک آؤٹ کر گئے)

جناب ڈپٹی چیئرمین: چوہدری صاحب یہ پوائنٹ آف آرڈر تو بنتا نہیں ہے اگر آپ واک آؤٹ کرنا چاہتے ہیں تو آپ کی مرضی ہے۔ میرا خیال ہے آپ چیمبر میں آ جائیں تو پتہ چل جائے گا کہ انہوں نے کس بنا پر کی ہے میرا خیال ہے اس کو kill کرنے کا ان کا موقف یہی تھا کہ پارلیمنٹ کے اندر پارلیمنٹ کے ایک ممبر نے جو یہ سٹیٹ منٹ دی تو یہ ایک روایت بن جائے گی سینیٹ کے ممبران کے بارے میں اور پارلیمنٹ کے ممبران کے بارے میں جو بھی وہ کہیں تو اس کے اندر پریولج موشن موو کر دی جائے میرا خیال ہے انہوں نے یہی موقف اختیار کیا ہوگا۔ جناب سید افضل آغا صاحب۔

انجینئر سید محمد فضل آغا: سٹیٹ منٹ میں پارلیمنٹ کا ذکر کیا گیا ہے سینیٹ اور نیشنل اسمبلی کو ملا کر پارلیمنٹ بنتی ہے تو وہ جو آرگومنٹس اس کو kill کرنے کے لئے دیئے ہیں میں نہیں سمجھتا۔ میرے ذہن سے تو باہر کی بات ہے اگر نیشنل اسمبلی کی بات ہوتی تب تو بات سمجھ میں آتی نیشنل اسمبلی والے خود اپنی بات سے نمٹ لیں لیکن چونکہ پارلیمنٹ کی بات ہے This Senate forms a part of the Parliament. اس لئے ہم نے یہ تحریک موو کی تھی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: میں فائل دیکھ کر ہی بتا سکتا ہوں کہ چیئرمین صاحب نے اس کو کن وجوہات کی بنا پر kill کیا ہے میری ذاتی رائے یہ ہے کہ نیشنل اسمبلی کے ممبر کا جو بیان تھا یا جو انہوں نے موقف اختیار کیا ہے انہوں نے اسی چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے رولز کے قاعدہ ۵۷ کے تحت یہ کارروائی کی ہے۔ بہر حال آپ کل چیمبر میں تشریف لانا مناسب سمجھیں تو تشریف لے آئیں۔

PRIVILEGE MOTION RE: INCORRECT REPORTING IN T.V. KHABARNAMA TELECAST AT 9.00 P.M. ON 4-10-1987

قاضی عبداللطیف: پوائنٹ آف آرڈر، جناب چیئرمین! میں نقطہ وضاحت پر کھڑا ہوں اور آپ سے میری یہ گذارش ہو گی میں نے سنا یوں ہے کہ میرے استعفیٰ کی عبارت اسمبلی کے ریکارڈ سے حذف کر دی گئی ہے کیا یہ حقیقت ہے اگر یہ حقیقت ہے کہ اس کو حذف کر دیا گیا ہے تو میں گزارش کروں گا کہ وہ کس قاعدے کے لحاظ سے حذف کر دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: قاضی صاحب کل آپ تشریف لے آئیں آپ کو ریکارڈ سنا بھی دیں گے اور چیک بھی کر لیں گے پھر اس کے بعد میں یہ بتا سکوں گا۔

قاضی عبداللطیف: کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ اس کو کارروائی سے حذف کیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: مجھے اس کا علم نہیں ہے کل آپ تشریف لے آئیں۔ آپ کو چیک کرا دیں گے۔

مولانا سمیع الحق: جناب چیئرمین! اس کی صورت حال یہ تھی کہ جس وقت آپ نے کمیٹی کو ریفر کر دیا اور ایوان نے اکثریت سے تجویز منظور کر لی اس کے بعد ہم نے اپنے جذبات ظاہر کئے، اپنے دلائل سنائے اور ہم نے اعلان کیا ہے کہ ہم کمیٹیوں سے مستعفی ہو رہے ہیں حضرت قاضی صاحب نے ایک لمبی چوڑی تحریر پڑھ کر سنائی تھی اپنے دلائل کے ساتھ تو آپ نے ایک جملہ کہا کہ اس ساری بات چیت کا کارروائی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: مجھے وہ یاد ہے اور میرے رول آؤٹ کرنے کے بعد قاضی صاحب نے پڑھی تھی۔ کل کی کارروائی سے چیک کر لیتے ہیں۔

جناب شاد محمد خان: جناب والا! یہ ایک پوائنٹ ہے اس میں غلط فہمی اس وجہ سے پیدا ہوئی ہے ہم یہ سمجھ رہے تھے کہ قاضی صاحب سینیٹ سے مستعفی ہو رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: نہیں قاضی صاحب سینیٹ سے مستعفی نہیں ہو رہے۔

مولانا سمیع الحق : پوائنٹ آف آرڈر ایک گزارش بہت ضروری ہے آپ نے اب بھی فرمایا تھا کہ کسی تحریک استحقاق کو ذرا تاخیر سے داخل کرنے سے بھی اُسے مسترد کر دیا جاتا ہے تو آج ہم دونوں کی (قاضی صاحب اور میری) ایک نہایت ہی اہم ترین تحریک استحقاق ہے روزانہ اس کو کوئی کئی دن کے لیے ٹال دیتے ہیں ہم نے بارہ بجے وہ تحریک استحقاق داخل کی ہے اس کو رولز کے مطابق سامنے لائیں میری اور قاضی صاحب کی تحریک استحقاق سامنے لائیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : آپ میری گزارش سنیں۔ میں نے لاء منسٹر صاحب سے ریکوئسٹ کی تھی اور میں نے آپ سے بھی یہ کہا ہے حکومت واقعات سے باخبر ہو جائے تو وہ سامنے آجائے گی اگر رولز کی بات ....

مولانا سمیع الحق : اس کے بارے میں نہیں ہے میں نے اس میں کراچی کا مسئلہ اٹھایا تھا ایک اور تحریک استحقاق ہے جو شریعت بل کے متعلق ہے وہ میں نے آج داخل کی ہے۔.........

جناب ڈپٹی چیئرمین : تحریک استحقاق ایک دن میں ایک ہی آسکتی ہے۔

مولانا سمیع الحق : میری تحریک استحقاق تو نہیں آئی ہے وہ تو پچھلے دن کی آپ نے ملتوی کر دی تھی آنریبل منسٹر صاحب نہیں تھے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : چلو میں فائل منگوا کر دیکھ لیتا ہوں۔

مولانا سمیع الحق :۔ ہاں حضرت دیکھ لیں۔ اس پر ہم سب کا یعنی ایوان کا دارومدار ہے۔

قاضی حسین احمد :۔ ایڈجرنمنٹ موشنز شروع نہ کریں جب تک کہ اس تحریک استحقاق پر پہلے بات یہاں نہ ہو جائے۔ شریعت بل کی ساری قوم منتظر ہے اور اس پر بحث کرنے کے لئے یہ پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے۔

مولانا سمیع الحق : حضرت آج ہم نے جمع کرائی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : قاضی صاحب آپ اس دن تشریف نہیں رکھتے تھے اس

ون ہاؤس نے اس کے بارے میں unanimously consent دے دی تھی۔

قاضی حسین احمد: میں اس دن کی ساری کارروائی سے باخبر ہوں جناب چیئرمین! بالکل خلاف قاعدہ اور خلاف ضابطہ اس شریعت بل کو ایک کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا ہے جس پر نہ محرکین متفق تھے نہ ممبر انچارج یہ صحیح نہیں ہے اور میرا خیال ہے اس کو زیر بحث لایا جائے۔

مولانا سمیع الحق: جناب چیئرمین صاحب! آپ ذرا وہ تحریک استحقاق منگوا لیجئے پھر اس کے بعد یہ بات چلے گی۔ وہ تو سینیٹ میں کئی گھنٹے پہلے داخل کی گئی ہے اور جب وزیر قانون صاحب کی مرضی نہ ہو تو وہ کہہ دیتے ہیں کہ آج اس کو موخر کر دیں ایسا تو کوئی رول ہی نہیں ہے تحریک استحقاق کو مؤخر نہیں کیا جا سکتا۔

مولانا کوثر نیازی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: مولانا صاحب مجھے ذرا اجازت دے دیں قاضی صاحب نے جو پوائنٹ اٹھائے ہیں ......

مولانا کوثر نیازی: میرا پوائنٹ آف آرڈر اسی سے متعلق ہے بہت سمپل سا ہے میں آپ کی وساطت سے مولانا سمیع الحق سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے تحریک استحقاق بارہ بجے کیوں دی؟

مولانا سمیع الحق: اس کے بغیر یہ لوگ بات نہیں سمجھتے اگر سوا بارہ ہوتی یا ساڑھے بارہ ہوتی تو پھر ان کی سمجھ میں نہ آتی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: مولانا نے اور بڑی اچھی بات کر دی۔ قاضی صاحب اس کے بارے میں یہ تھا کہ رول ۱۷۳ کے تحت یہ فیصلہ کیا گیا تھا جو بالکل قواعد کے مطابق تھا۔ قواعد ۸۰ اور ۸۱ کے تمام مراحل گزر چکے تھے جو محرکین کا موقف تھا اس کا فیصلہ ہو چکا تھا لہٰذا آپ اس کو .....

قاضی حسین احمد: مولانا سمیع الحق اور قاضی لطیف صاحب نے جو تحریک پیش کی ہے آپ کس رول کے تحت تحریک استحقاق کو ایجنڈے سے خارج کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : میں فائل منگواتا ہوں اسے دیکھتے ہیں کہ کیا بات ہے اگر چیئرمین صاحب نے کیا ہے تو میرے سامنے وہ نہیں ہے ۔ ایڈجرنمنٹ موشن لے لیتے ہیں ۔

قاضی حسین احمد : جناب چیئرمین صاحب! یہاں کا معمول ہو چکا ہے کہ تحریکِ استحقاق کو بھی روک لیا جاتا ہے حالانکہ قواعد کے مطابق تحریکِ استحقاق کو قطعاً نہیں روک سکتے وہ اجلاس شروع ہونے کے موقع پر بھی دی جا سکتی ہے۔ اگر دو گھنٹے پہلے دے دی جائے ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : دو گھنٹے کا پروویژن تو بڑا واضح ہے۔

قاضی حسین احمد : یہاں کا یہ معمول بن چکا ہے وہ خلافِ قاعدہ ہے اور اس پریکٹس کو ختم ہونا چاہیئے۔

مولانا سمیع الحق : اس وقت سیکریٹریٹ کے منتظمین بھاگ دوڑ کرتے ہیں اور تلاش کرتے ہیں کسی کو آگے کرتے ہیں کسی کو پیچھے کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : مولانا سمیع الحق اگر اس بات پر ہی آپ آتے ہیں جس تحریکِ استحقاق کا آپ ذکر کر رہے ہیں آپ کی ۲۲ نمبر تحریک ہاؤس میں زیرِ بحث آ چکی ہے ۲۵ نمبر بھی آپ ہی کے نام پر ہے تو آپ کی پریولج موشن ایک ہی آ سکتی ہے۔

مولانا سمیع الحق : حضرت میری پریولج موشن آج نہیں آئی تھی یہ پرسوں جناب منسٹر صاحب موجود نہیں تھے یہ جمعرات کے دن کی تھی ہم نے اس دن پیش کر دی تھی آج تو ہم نے پیش نہیں کی ہے اور وزیر صاحب نے آج جواب دینا تھا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : جناب قاضی عبداللطیف صاحب آج آپ تحریکِ استحقاق پیش کر دیں۔

قاضی عبداللطیف : آپ نے فرمایا تھا کہ آج میں اپنی تحریکِ استحقاق پیش کر دوں اور کیونکہ محترم وزیر صاحب نہیں ہیں اس لئے اس کو آپ ملتوی کر دیں گے

جناب ڈپٹی چیئرمین : بالکل صحیح ہے۔

قاضی عبداللطیف : تو پیش تو اسی دن ہو گئی تھی، میں نے اسے پڑھ کر سنایا تھا جب میں نے پڑھ کر سنا دیا تھا تو پھر یہ اسی دن کا ملتوی شدہ ہے۔ اس طرح آج ہماری دوسری تحریک استحقاق آسکتی ہے آپ جناب قاعدے کے لحاظ سے ذرا اسے دیکھیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : قاعدے کے لحاظ سے آپ کی اور مولانا سمیع الحق کی ۲۲ ستمبر کی جو پرولیج موشن ہے اس پر ڈسکشن ہو چکی ہے۔

مولانا سمیع الحق : ہم نے آج پیش ہی نہیں کی ہے، ہم نے تو ۱۷ تاریخ کو پیش کی تھی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : اب ہم ایڈجرنمنٹ موشنز کو لیتے ہیں۔

مولانا سمیع الحق : حضور، آپ اس کو لے لیں۔ وہ تو شریعت بل پر، پرائیویٹ ممبرز ڈے کے متعلق ہے.......

جناب ڈپٹی چیئرمین : نمبر "۴۳" قاضی عبداللطیف صاحب کی تحریک ہے نمبر ۴۵، جناب محمد طارق چوہدری صاحب کی ہے نمبر ۴۷ قاضی حسین احمد صاحب کی ہے۔

قاضی حسین احمد : ہم تو جناب شریعت بل پر بات کرنے کے لئے آئے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : اس کا تو جناب پہلے فیصلہ ہو چکا ہوا ہے، آپ نے اس دن بھی واک آؤٹ کیا تھا۔ آپ خود دیکھ لیں جو مناسب سمجھتے ہیں۔

مولانا سمیع الحق : جناب چیئرمین صاحب! تحریک استحقاق میرے پاس ہے، میں اسے پڑھ کر سنا دوں گا۔

قاضی عبداللطیف : پوائنٹ آف آرڈر، تو کیا کل کے لئے یہ یقینی دہانی ہے کہ یہ تحریکِ استحقاق آجائے گی۔

مولانا سمیع الحق : کل تو اجلاس نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : جی کل تو اجلاس نہیں ہے۔ مگر جو بھی پوزیشن ہو گی وہ رولز کے مطابق ہی ہو گی۔

قاضی عبداللطیف پوزیشن کا مقصد یہ ہے کہ اس طرح تو آج یہ آنی چاہیئے

جناب ڈپٹی چیئرمین : آپ پہلی کو withdraw کرلیں، میں اسے ٹیک اپ کرلیتا ہوں۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

قاضی عبداللطیف : اگر یہ وعدہ ہے کہ آنے والے اجلاس میں۔۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : رولز کے خلاف میں کوئی وعدہ آپ سے نہیں کروں گا۔

قاضی عبداللطیف : نہیں جناب، ہم رولز کے خلاف تو آپ سے نہیں کہہ رہے ہیں۔

مولانا سمیع الحق : اگر آپ کی نظر سے یہ تحریک گزر گئی ہے تو آپ کیا اسے چیمبر میں کریں گے؟

جناب ڈپٹی چیئرمین : نہیں، میری نظر سے نہیں گزری ہے۔

مولانا سمیع الحق : اگر آپ نہیں کریں گے تو بڑے صاحب کرلیں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : خیر، چلئے قاضی صاحب، ایڈجرنمنٹ موشنز کو لیتے ہیں۔ اگر رولز کے مطابق ہے تو ضرور آئے گی۔

قاضی عبداللطیف : ہم بھی چاہتے ہیں کہ رولز کے مطابق ہمارے ساتھ کارروائی کی جائے اور اگر رولز کے مطابق کارروائی نہیں کی جاتی، تو اس کا مقصد یہ ہے کہ ہم یہاں نہ بیٹھیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : جی تشریف رکھئے، ایڈجرنمنٹ موشن، قاضی عبداللطیف صاحب، ۴۳، محمد طارق چوہدری صاحب ۴۵، اور قاضی حسین احمد صاحب ۴۷۔

قاضی عبداللطیف : جناب والا! مجھے اس کی سمجھ نہیں آرہی کہ اگر ہمیں رولز کے مطابق بھی یقین دہانی نہیں کرائی جاتی تو پھر یہاں ہمارے بیٹھنے کا کیا فائدہ ہوگا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : میں نے تو یہ عرض کیا ہے کہ رولز کے مطابق کارروائی ہوگی۔

قاضی عبداللطیف : ہم یہی چاہتے ہیں کہ رولز کے مطابق اگر آپ ہمیں یہ یقین دہانی کرادیں کہ پرسوں آپ اسے پیش کریں گے تو پھر بھی کوئی بات ہے اور اگر یہ یقین دہانی

بھی نہیں کرائی جاسکتی تو پھر ہمارے یہاں بیٹھنے کا فائدہ کیا ہے ۔ ہم رولز کے مطابق یقین دہانی مانگتے ہیں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : میں نے تو کہا ہے کہ رولز کے مطابق اور اس کی ایڈمیسیبلٹی ایگزامن کرنے کے بعد اسے دیکھیں گے ۔ ویسے آپ مالک ہیں ۔

(اس مرحلے پر قاضی عبداللطیف صاحب ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

قاضی حسین احمد : جناب والا ! اس ایوان کو قواعد کے خلاف چلایا جا رہا ہے اس لئے ہم احتجاجاً واک آؤٹ کرتے ہیں ۔

(اس مرحلے پر قاضی حسین احمد ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب ڈپٹی چیئرمین : شکریہ جی ! چوہدری طارق صاحب آپ اپنی تحریک التوا پیش کریں ۔ اس کا نمبر ۴۵ ہے ۔

جناب محمد طارق چوہدری : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ....

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : جناب پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑا ہوں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : جناب عبدالرحیم میرداد خیل صاحب ، پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑے ہیں ۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : جناب والا ! پہلے اعوذ باللہ ، پڑھی جاتی ہے پھر "بسم اللہ" پڑھی جاتی ہے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : آپ نے میرے خیال میں جو " بسم اللہ " پڑھنی ہے وہ اسی عمل کو دہرانا ہے قاعدہ ۱۷۳ کی خلاف ورزی کرنی ہے ۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : گذارش یہ ہے کہ یہ ایک اہم ایشو ہے اور اس دن شریعت بل کی بات ہو رہی ہے آپ کیوں لیت و لعل سے کام لے رہے ہیں حکومت بھی تحریک استحقاق سے چشم پوشی اختیار کر رہی ہے ۔

مثلاً تو خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہے کہ (عصٰی) دوسرا لفظ بھی آگے آتا ہے ۔ عذاب عظیم ۔

تو لہذا اس سلسلے میں ہم واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلے پر جناب عبدالرحیم میرداد خیل ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب ڈپٹی چیئرمین: اس کا فیصلہ تو اس دن ہو چکا تھا، اس ہاؤس نے رولز کے تحت کیا تھا۔

جناب محمد طارق چوہدری: پوائنٹ آف آرڈر، جناب ابھی میں نے "آعوذ" بھی نہیں پڑھا اور " یہ " جا رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: مولانا سمیع الحق صاحب، آپ نے طارق چوہدری کی بات سنی ہے۔ جی چوہدری صاحب، آپ فرمائیں۔

ADJOURNMENT MOTIONS

جناب محمد طارق چوہدری: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ـــــ۔۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: "آعوذ" پڑھ لیں ان کی موجودگی میں تو ذرا اچھا ہے۔

(i) *RE*: BREAKING OPEN AND ESCAPING OF MANY PRISONERS FROM PARACHINAR JAIL.

جناب محمد طارق چوہدری: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ پارا چنار جیل سے سات خطرناک تخریب کاروں کے فرار کی کامیاب کوشش کو پورے ملک میں انتظامیہ کی نااہلی کو تشویش اور پریشانی کی نظر سے دیکھا جا رہا ہے۔ لہذا اس اہم ترین مسئلہ کو زیر بحث لایا جائے تاکہ سنگین غفلت کی اس کارروائی پر بحث کی جا سکے۔

پاکستان بھر میں تخریب کاروں اور ڈاکوؤں کا اجتماعی فرار بین الاقوامی دہشت گردی کی اس منظم سازش اور کوشش کا ایک حصہ ہے جس میں اندرونِ ملک صرف تخریب کاروں کے اپنے ساتھی باہر سے آئے ہوئے ایجنٹ ہی نہیں بلکہ انتظامیہ کے اعلیٰ ترین اہلِ کار بھی اس میں شامل ہیں ورنہ اس تسلسل کے ساتھ تخریب کار نہ ملک میں داخل ہو سکتے ہیں اور نہ

تخریب کاری کر سکتے ہیں اور نہ تخریب کاری کرنے کے بعد آسانی کے ساتھ ۴۵ لاکھ کبھی ۶۰ لاکھ اور کبھی کوئی اور amount دے کے فرار حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں لہٰذا اس کا سب سے تشویش ناک پہلو جو ہے وہ یہی ہے کہ انتظامیہ کے اعلیٰ ترین اہلکار اس تخریب کاری کے عمل میں خود شامل ہیں لہٰذا میں وزیرِ موصوف یا جو بھی اس کا جواب دے رہے ہیں، ان سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ اس تحریک کو منظور کریں اور اس کے لئے دن مخصوص کریں تاکہ ان کے اپنے ہی ساتھیوں کی بہتر طور پر نشاندہی کے لئے ہمیں کوئی موقع مل سکے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : جناب سید قاسم شاہ صاحب۔

سید قاسم شاہ : جناب والا! اصل جو واقعہ ہے، اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ پاراچنار کی جیل سے آٹھ قیدی فرار ہوئے ہیں۔ کیونکہ ٹرائیبل ایریاز میں جیلوں کے ایسے انتظامات نہیں ہوتے جیسے کہ سیٹلڈ ایریاز میں جیلوں کے انتظامات کئے جاتے ہیں۔ یہ جو آٹھ قیدی فرار ہوئے ہیں ان میں پانچ کسی قتل کی واردات میں ملوث تھے اور تین کو منشیات کے کاروبار میں قید کیا گیا تھا۔ چونکہ وہ جیل کے اندر تھے، انہیں پتہ تھا کہ ہم پر مقدمہ بھی چلے گا۔۔۔۔

ملک فرید اللہ خان : پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : جی ملک صاحب۔

ملک فرید اللہ خان : جناب پاراچنار میں کوئی جیل موجود نہیں ہے وزیر صاحب کی اطلاع کے لئے میں اتنا عرض کر دوں کہ وہاں ایک پولٹیکل لاک اپ ہے جیل کوئی نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : شکریہ! جی شاہ صاحب۔

سید قاسم شاہ : میں نے جیسے تحریک کی وضاحت کی ہے کہ جیل سے یہ افراد فرار ہوئے ہیں۔ میں عرض کرتا ہوں کہ اسی لاک اپ کو جیل کا نام میں نے دیا ہے۔ تو جناب چونکہ ان کو سزا بھی سنائی گئی تھی جس میں قید بھی تھی، جرمانہ بھی تھا، اس سے بچنے کے لئے انہوں نے فرار اختیار

گیا ہے، وہاں ڈیوٹی پر لیوی کے کوئی گیارہ افراد موجود تھے جس رات کو وہ فرار ہوئے ہیں۔ ان پر مقدمہ چلایا گیا ہے، ان میں سے تین کو اسی تاریخ سے ڈسمس کیا گیا ہے اور گیارہ کے گیارہ کو معطل کیا گیا تھا۔ ان پر مقدمہ چلایا گیا۔ ان میں سے تین جو قصوروار پائے گئے تھے کو ڈسمس کیا گیا ہے، اور تین سال کے لئے ڈیرہ اسماعیل خان کی جیل میں بند کر دیا گیا ہے۔

جناب والا! دوسری بات یہ ہے کہ ان آٹھ میں سے دو کو پکڑا جا چکا ہے اور باقی چھ جو مفرور ہیں ان کو پکڑنے کے لئے حکومت پوری طرح سے کوشش کر رہی ہے کہ ان کو گرفتار کیا جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی چوہدری صاحب اب آپ فرمائیں۔

جناب محمد طارق چوہدری: اس وضاحت کے بعد وزیر موصوف کو باعزت بری کیا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ! ناٹ پریسڈ، نمبر ۶۰ بھی طارق چوہدری صاحب کی تحریک التوا ہے۔

(ii) *RE*: THE DECISION OF THE GOVERNMENT TO CANCEL THE EXISTING PAKISTANI PASSPORTS.

جناب محمد طارق چوہدری: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ عوامی دلچسپی کے حامل اس اہم ترین مسئلہ کو فوری طور پر زیر بحث لایا جائے کہ حکومت کے اعلان کے مطابق تمام پاسپورٹ منسوخ کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ ملکی پاسپورٹ میں اس قدر وسیع پیمانے پر ہونے والی جعل سازی اور بددیانتی کو جس کے نتیجے میں اس قدر وسیع اقدام کرنا پڑے انتہائی اہم اور غیر معمولی واقعہ ہے۔ اس کے نتائج و عواقب غیر معمولی حد تک وسیع اور دور رس ہوں گے۔ لہٰذا اس اہم ترین مسئلے کو فوری طور پر زیر بحث لایا جانا ضروری ہے۔

Raja Nadir Pervaiz Khan: Opposed.

جناب محمد طارق چوہدری: بس یہ کہیں ابھی مخالفت۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : جی راجہ نادر پرویز صاحب ۔

جناب راجہ نادر پرویز خان : شکریہ جناب ! یہ تو ہماری عادت ہوگئی ہے کہ چوہدری صاحب کی روزانہ دو تین تحاریک کا جواب دیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : چوہدری صاحب اپنا پورا فرض ادا کر رہے ہیں۔

Raja Nadir Pervaiz Khan: This is connected with my previous answer given a few days back Sir. The Government had adopted a very liberal policy in 1970 for issuing Passports to the people who were going abroad for employment and the police verification and attestation linked with the issuance of identity cards was dropped. Anybody who got the identity card could very easily get a passport. As a result of that some non-Pakistanis were able to get the national identity cards and in turn they got the Passports and thus were able to get the visas and go abroad. We got a report last year from our Foreign Mission in Saudi Arabia regarding thousands of Afghan refugees who had gone abroad on Pakistani Passports and were employed there. We sent a team to Saudi Arabia which contacted our Foreign Mission, which also contacted the Saudi officials and we asked them to put for ward the proof *i.e.* the papers regarding which they have said that about twenty five thousand Afghan Refugees were in Saudi Arabia. But unluckily we were not able to get any. In a joint meeting at Saudi Arabia it was decided that once these passports expire the people will be approaching the Foreign Missions. They will be approaching our Embassy at Saudi Arabia and that is a time to get hold of such passports which will be cancelled and a legal action would be taken against there people. As regards the cancellation of the passports stated by the honourable Member there is no such policy to cancel all the passports of the Pakistanis who had genuinely got them whether they were verified or not. But we have adopted a new policy. The new system of identity card, about which a few days back on the floor of the House, I have given some details, has been adopted. Witness has been linked up with issuance of passports and some other changes have also been made in that. I am sure Sir, with the funds available, this policy of which the pilot project has already been started in Islamabad and Rawalpindi will be enforced in the whole country. The issuance of Passports is interlinked with the new system of identity cards. I am sure all the bogus and illegal passports will be detected within the country and the Foreign Missions

in the Gulf states as well as in Saudi Arabia have been given instructions by the Government that once those people who have illegally got hold of such passports come to the Missions their passports should be checked and cancelled and legal action against them be taken. I am sure Sir, once this policy is adopted, we will be able to catch hold of these people who got the passports from Pakistan Government illegally. I am sure, this brief statement of mine Sir, will satisfy the honourable Member. There is no such policy as he has mentioned that all the passports are going to be cancelled. Only those passports which have gone in to the hands of non-pakistani immigrants whether they are within the country or whether they have gone abroad will be cancelled. Thank you Sir.

جناب ڈپٹی چیئرمین : جی چوہدری صاحب۔

جناب محمد طارق چوہدری : سوال صرف یہ تھا کہ ایسی کوئی پالیسی نہیں لیکن اتنی لمبی تقریر کے بعد اس کو بریف statement کہا جا رہا ہے جناب عالی Not pressed

جناب ڈپٹی چیئرمین : ناٹ پریسڈ۔ جی۔ شکریہ۔ اب ہے نمبر ۶۵ جناب عبدالرحیم میرداد خیل صاحب کی۔ وہ تشریف نہیں رکھتے۔ لہٰذا ڈراپ کی جاتی ہے۔ اگلی ہے نمبر ۶۸ قاضی حسین احمد صاحب کی۔ وہ بھی تشریف نہیں رکھتے۔ اسے بھی ڈراپ کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد نمبر ۶۹ ہے احمد میاں سومرو صاحب کی۔ وہ بھی نہیں ہیں۔ لہٰذا اسے بھی ڈراپ کرتے ہیں۔ اس کے بعد پھر جناب طارق چوہدری صاحب کی ہے نمبر ۷۰۔

(iii) *RE*: STATEMENT OF MR. G. M. SYED MADE IN INDIA SEEKING HELP OF P.M. RAJIV GANDHI FOR ESTABLISHING SINDHU DESH.

جناب محمد طارق چوہدری : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں تحریک کرتا ہوں کہ سینیٹ کے آج کے اجلاس کی کارروائی روک کر اہم ترین عوامی دلچسپی کے مسئلے کو زیر بحث لایا جائے کہ سندھ کے بزرگ سیاستدان مسٹر جی۔ ایم۔ سید جنہوں نے حال ہی میں سندھ کا دورہ کیا۔ انہوں نے

اپنے انٹرویو میں اعتراف کیا ہے کہ پاکستان کے اوّلین دشمن بھارت کے وزیرِ اعظم سے پاکستان کی سالمیت کے خلاف انہوں نے راجیو سے مدد طلب کی ہے اور اس میٹنگ کے دوران ایک اعلیٰ فوجی افسر نے مسٹر جی۔ ایم۔ سیّد سے پوچھا کہ انہیں پاکستان کے خلاف ہتھیار درکار ہیں یا فوجی تربیت۔ ان حالات میں جب کہ پاکستان میں امن و امان کی بدترین صورت حال پیدا ہو چکی ہو ایک پاکستانی سیاست دان کا اس طرح برملا اعتراف اور اس کے بارے میں ملکی تحفظ کے ذمہ داران کی طرف سے گھمبیر خاموشی پوری قوم کے لئے انتہائی پریشانی اور اضطراب کا باعث ہے۔ لہٰذا اس اہم ترین مسئلے کو زیرِ بحث لایا جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : جی راجہ نادر پرویز صاحب۔

Raja Nadir Pervaiz Khan: I oppose it Sir.

جناب ڈپٹی چیئرمین : جی طارق چوہدری صاحب۔

جناب محمد طارق چوہدری : جی میں، جی۔ ایم سیّد کے ساتھیوں کو موقع دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : جی راجہ صاحب اس میں آپ وضاحت کریں۔

Raja Nadir Pervaiz Khan: Sir, such unpatriotic remarks are very unbecoming of my friend who is so patriotic for the country. He is calling us the friend of G.M. Syed. This motion concerns about the recent visit of G.M. Syed to India where he had given a statement to the 'Times' of India and that was published in India and in some of the news Papers in our country. The views he wanted to express were regarding the creation of Pakistan and the merger of Sind in India. Sir, a similar motion a few months back was moved on the floor of the House in the National Assembly that was the time when Mr. G.M. Syed celebrated his birth day in his village in Sind. The Federal Government is fully alive to the situation, fully alive to such statements which are unpatriotic, unbecoming of a Pakistani unbalanced person and clearly depicts the narrow approach of a political leader which shows the

[Raja Nadir Pervaiz Khan]

basis of his politics, which shows the basis of his ideology, which depicts what feelings he has got for the country where he lives and he calls himself a leader. Sir, the patriotic elements in the Assembly also moved privilege motions. All the patriotic elements in the country echoed their sentiments through the Press regarding the statements made by some of our political leaders on the foreign soil in the presence of the foreign newspaper reporters and journalists.

On this issue Sir, the Prime Minister very rightly had given a statement that this was the most irresponsible statement coming through a man who calls himself a political leader. Leave aside the Government, let the people be the judge. Let him expose himself on a foreign soil. Let him expose himself on the soil of this country, the mother land so, that the people must know the value of such statements whether they are made on a foreign soil, whether they are made on the soil of this country. The Prime Minister had very categorically advised the so-called political leaders to refrain from making such statements, on the internal situation of the country. How can a patriotic element and a patriotic citizen of this country can accept such statements made by anybody against the creation of Pakistan, against the Tehrik Movement for creation of Pakistan, regarding the merger of Sind with any other country? I just want to further elaborate that on the floor of the House in the National Assembly, a similar question was asked by Prof. Usman Ramz which was answered on 8th October, 1987 and Rule 71 (d) of the Rules of Procedure and the Conduct of Business in the Senate prohibits discussion of any such issue which has been discussed on the floor of the National Assembly or the Senate within the past 6 months and therefore, with the statement which I have given Sir, I am sure, it would satisfy the honourable Member and he will not press his motion and furthermore any statement which comes out in the newspapers special by on the foreign soil the authenticity of which can never be very sure and we cannot take it 100 % for granted that whatever has been projected on a foreign soil especially in a country which is our staunch enemy right from the creation of Pakistan. How can we take it for granted the authenticity of the news which have been published in India.

Sir, I am sure, the Government is fully alive to the situation and I assure the honourable Member that anything which happens in Sind,

any statement issued by any Member or by any political leader in the country, the Government takes adequate notice of that and we have instructed the Sind Government to go into the case deeply and to take proper legal action and I assure Sir, that in a few months, the proper action would be taken legally. I am sure that with all the facts which I have now presented before the House, the honourable Member will not press his motion.

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ جی۔ جناب طارق چوہدری صاحب۔

جناب محمد طارق چوہدری: جنابِ عالی! میں اپنے معزز وزیر کے زورِ بیان سے بڑا متاثر بلکہ مبہوت رہ گیا ہوں۔ انہوں نے بڑے زور سے تقریر کی اور بڑے شاندار لب و لہجے میں۔ لیکن ان کے زورِ بیان سے حقائق اور واقعات نہیں بدل جاتے۔ جی۔ ایم۔ سید کے اپنے بیان سے بھی بڑھ کر انہوں نے صفائی پیش کی ہے۔ جی۔ ایم سید نے اپنے اس بیان کی تردید نہیں کی بلکہ تصدیق کی ہے جو متعدد پاکستانی اخبارات میں چھپی۔ وزیرِ اعظم پاکستان کا اپنی ناک کے نیچے اپنے صوبے اور اپنے گھر کے اندر کنٹرول نہ کر سکنا اور پھر اس سے پہلو تہی کرنے کے لئے محض یہ کہہ دینا کہ جی یہ frustrated لوگ ہیں ان کو نظر انداز کر دیا جائے وہ frustrated لوگ جو ہیں انہوں نے پورے ملک میں آگ لگا کر رکھ دی ہے۔ آگ اور خون کی ہولی کھیلی جا رہی ہے۔ لیکن محض اس چیز کا سہارا لے کر کہ جی یہ اخبارات میں بیان بازی ہے اور اس پر کوئی بھروسہ نہیں کیا جا سکتا اگر اخبار کے بیان پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا تو یہ کاغذ پہ کلرکوں کے لکھے ہوئے لفظوں پر بھی بھروسہ نہیں کیا جا سکتا۔ کیا یہ حکومت کی پالیسی ہے کہ ملک کے غداروں، علیحدگی پسندوں اور دہشت گردوں کو کسی بھی صورت میں نہ پکڑا جائے گا۔ ان کے کسی قدم کو یہاں ایوان میں زیرِ بحث نہیں لانے دیا جائے گا۔ کیا حکومت نے یہ پالیسی بنا رکھی ہے۔ کیا یہ حکومت پُر امن شہریوں کے لئے ہے۔ ہمارے

[Mr. Muhammad Tariq Chaudhary]

لئے ہے۔ ہمارے تحفظ کے لئے ہے یا ان کی صفائیاں پیش کرنے کے لئے ہے۔ میں اس چیز کو اس طرح آسانی سے نظر انداز نہیں کر سکتا اگر یہ بات اس ایوان میں ڈسکس ہوئی ہے تو تین چار مہینے پہلے جیسا کہ انہوں نے ذکر کیا لیکن یہ بیان اور یہ واقعات اس کے بعد کے ہیں۔ یہ بالکل چند دن پہلے کے ہیں۔ یہ بالکل تازہ اہم اور الگ واقعہ ہے۔ اس کو اس طرح نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ جی۔ آپ کچھ اور فرمانا چاہیں گے؟

راجہ نادر پرویز خان: میں نے جناب صرف رولز کا حوالہ دیا ہے کہ یہ آٹھ اکتوبر کو On the floor of the House in the National Assembly a similar question on the statement of Mr. G.M. Syed was asked by Prof. Usman Ramz, MNA and this....

یہ تحریک جناب قاعدہ نمبر ۱۷ (ڈی) سے ہٹ ہوتی ہے۔ اس کے تحت، Under the Rules and Procedure قانون میں لکھا گیا ہے کہ گزشتہ چھ ماہ پہلے اگر کوئی چیز ایوان میں زیر بحث آئی ہے نیشنل اسمبلی میں یا سینیٹ میں تو اس کو دوبارہ ڈسکس نہیں کیا جا سکتا۔ I have given the statement اس کے باوجود سٹیٹمنٹ دی Just to satisfy the honourable Member ہے انہوں نے ذکر کیا کہ دہشت گردوں کو یہ حکومت نہیں پکڑ سکتی یا نہیں پکڑ رہی یا ان کو کھلی چھٹی دے رکھی ہے۔ میں بڑے ادب سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ حکومت نے کسی کو کوئی کھلی چھٹی نہیں دے رکھی۔ اگر پچھلے چند ہفتوں یا مہینوں کا ریکارڈ دیکھیں گے یہاں دہشت گردوں کے متعلق Anti-terrorist activity کے ضمن میں جس گورنمنٹ نے کارروائی کی اس سے آپ کو علم ہو جائے گا کہ حکومت کس سنجیدگی سے....

جناب محمد طارق چوہدری : پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : جی طارق چوہدری صاحب۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب محمد طارق چوہدری : کیا یہ وضاحت کریں گے کہ کیا کوئی پکڑا بھی گیا ہے یا خالی تقریر بازی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : جی جناب راجہ صاحب۔

راجہ نادر پرویز خان : سر۔ چار آدمیوں کو بلوچستان کی سپیشل کورٹ نے سزائے موت دی۔ ایک آدمی کو فرنٹیئر میں سپیشل کورٹ نے سزائے موت دی دہشت گردی کے لئے۔ اور دو کو عمر قید۔ اس کے علاوہ کافی لوگوں کو سزائیں مل چکی ہیں۔

We have even uncovered a complete gang, the net-work of one particular group which was responsible for exploding the bomb in Kashmiri Bazar. The Government is after those people. We will uncover them, Sir.

ان دہشت گردوں کو ہم بے نقاب کر کے رہیں گے۔

Whether they are within the country or outside, even if this Government has to extend their arms across the border.

میر حسین بخش بنگلزئی : پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : جناب حسین بخش بنگلزئی۔

میر حسین بخش بنگلزئی : جناب چیئرمین! جب رولز کی روشنی میں ایک بات ایک ایوان میں ڈسکس ہو گئی ہو۔ اس رول کے مطابق چھ مہینے تک دوسرے ایوان میں ڈسکس نہیں ہو سکتی، اس کے باوجود بھی وزیر موصوف کو اتنی لمبی چوڑی تقریر کی ضرورت ہے؟ کیا یہ قاعدے کے مطابق ہاؤس چلا رہے ہیں آپ؟

جناب ڈپٹی چیئرمین : یہ مجھے دیکھنا ہے کہ ہاؤس قاعدے کے مطابق چل رہا ہے یا نہیں۔ رولنگ مجھے دینی ہے۔ منسٹر صاحب کو واقعات پر بیان دینے دیں اگر وہ دینا چاہتے ہیں۔

میر حسین بخش بنگلزئی : لیکن اتنی لمبی چوڑی تقریر کی ضرورت نہیں ہے

جناب ڈپٹی چیئرمین : تشریف رکھیں آپ ۔

راجہ نادر پرویز خان : میں صرف حکومت کی پالیسی واضح کر رہا تھا۔ میں اپنے بھائی کو یہ بتانے کی کوشش کر رہا ہوں کہ حکومت نے اقدامات کئے ہیں ان دہشت گردوں کو پکڑا ہے ۔ ان کی اُن ring کو uncover کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہ ایسا ring ہے جس نے ایڈمٹ کیا ہے کہ ہم نے گیارہ دھماکے کئے ہیں ۔ جن میں کئی سو سے زیادہ قیمتی جانیں ضائع ہوئی ہیں۔ ہم ان کے پیچھے لگے ہوئے ہیں ۔ میں یہ یقین دلا دینا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : جناب خضر حیات صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

سردار خضر حیات خان : جناب والا! میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ مسئلہ سوال کی صورت میں پوچھا گیا تھا یا تحریک التوا کی صورت میں پیش ہوا تھا ۔ کیونکہ اگر تحریک التوا کی صورت میں پیش ہوا تھا تو پھر قانونی پوزیشن اور ہوگی ۔ اگر صرف سوال جواب کی صورت میں ہوا ہے تو پھر پوزیشن بالکل اور ہوگی ۔ قاعدہ ۷۱ (ڈی) تب ہوتا ہے اگر وہاں موشن پیش ہوئی ہے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : آپ جو کچھ فرما رہے تھے جاری رکھیں۔

راجہ نادر پرویز خان : میں عرض کر رہا تھا کہ اس بیان کے بعد اگر آپ سمجھتے ہیں۔

I have just given a statement. You want me to further elaborate the things, Sir.

جناب ڈپٹی چیئرمین : شکریہ جی ۔ جی چوہدری صاحب آپ اس پر ۔۔۔

جناب محمد طارق چوہدری : جناب راجہ صاحب اس کی مخالفت نہیں کرنا چاہتے وہ تو ٹیپ ہی بھری ہوئی ہے 'oppose it' کی ۔ ویسے وہ بھی آمادہ ہیں اس پر بحث کروانے کے لئے ۔ دیکھ لیں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : آپ اسے پریس کرتے ہیں یا نہیں کرتے ؟

جناب محمد طارق چوہدری : جناب آپ بھی تو کچھ کریں۔

سردار خضر حیات خان: یہ بڑا اہم واقعہ ہے جی - اس پر ضرور بحث ہونی چاہیئے اور غداروں کو ملک کے عوام کے بالکل سامنے لانا پڑے گا اور ان کی کارروائیوں پر اس ایوان کو ضرور بحث کرنی چاہیئے۔ تاکہ غدار ایکسپوز ہوں۔ اگر غداروں کو اس طریقہ پر ہی پناہ دی گئی تو یہ ملک اور بھی تباہی کی طرف جائے گا خدانخواستہ۔ اس لئے میں یہ استدعا کروں گا کہ اس تحریک التوا کو منظور کیا جائے اور غداروں کو ایکسپوز کیا جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ سردار صاحب - جی راجہ نادر پرویز صاحب -

Raja Nadir Pervaiz Khan: I have no objection, Sir. If you feel, Sir, after my statement, I have no objection whatsoever.

جناب ڈپٹی چیئرمین: اگر ایوان کے ممبر صاحبان اس پر بحث کرنا چاہتے ہیں تو ٹھیک ہے - اور وزیر صاحب نے بھی کہہ دیا ہے کہ مجھے اس پر اعتراض نہیں ہے کہ اس موضوع کو زیر بحث لایا جائے۔

میر حسین بخش بنگلزئی: جناب رول اس کے لئے کیا ہے، جو بھی رول ہو اس کے مطابق ہاؤس کو چلایا جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: محرک جو کچھ زیر بحث لانا چاہتے ہیں وہ جی۔ ایم سید صاحب کے اس اخباری بیان کا ذکر ہے جو انہوں نے اپنے بھارت کے دورے کے دوران میں یہ کہا تھا کہ انہوں نے وزیر اعظم راجیو گاندھی سے سندھ کے اندرونی معاملات پر تبادلہ خیالات کیا تھا اور ان سے کہا تھا کہ وہ پاکستان میں سندھو دیش کے قیام میں ان کی مدد کریں تو جناب وزیر کے بیان کے بعد اور ان کی رضامندی لینے کے بعد میں اس کو ان آرڈر قرار دیتا ہوں شکریہ! نیکسٹ آئٹم نمبر ۴؛ قرار دادیں۔

مولانا کوثر نیازی، پوائنٹ آف آرڈر، جناب والا! میں نے پہلے ایک موقع پر بھی گزارش کی تھی کہ پرائیویٹ ممبرز ڈے کا جو ایجنڈا مرتب کیا جاتا ہے اس میں ہمیشہ قرار دادوں کو آخر میں جگہ دی جاتی ہے، اسی کا

نتیجہ یہ ہے کہ پچھلے ڈیڑھ سال میں آج تک کوئی قرار داد اس ہاؤس سے پاس نہیں ہو سکی۔ حالانکہ پرائیویٹ ممبرز ڈے کی روح یہ ہے کہ اس میں سرکاری کام کو مؤخر کیا جاتا ہے اور پرائیویٹ ممبرز کے کام کو اوّلیت دی جاتی ہے اور میں یہ بھی گزارش کر چکا ہوں کہ چیئرمین کے پاس یہ اختیارات ہیں کہ وہ ایجنڈے کو اپنی مرضی کے مطابق ترتیب دے سکے۔ اس لئے یہ مناسب ہوگا اگر ایک مرتبہ سرکاری کام کو اوّلیت دی جائے اور ایک مرتبہ قرار دادیں آئیں اسی طرح ایک مرتبہ یہ جو موشنز زیرِ بحث لائی جاتی ہیں انہیں پہلے جگہ دی جائے، تو میں آپ کی وساطت سے سیکرٹریٹ سے بھی گزارش کروں گا کہ آپ ہدایت فرمائیں کہ آئندہ ایجنڈا مرتب کرتے ہوئے اس صورت حال کو وہ ضرور پیشِ نظر رکھیں۔

جناب شاد محمد خان: جنابِ والا! میں یہاں یہ تصحیح کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ اس ہاؤس میں قرار دادیں پاس ہوئی ہیں ممکن ہے کوثر نیازی صاحب بھول گئے ہوں، ان کی بھی قرار دادیں پاس ہوئی ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ شروع سے قرار دادیں پاس نہیں ہوئی ہیں۔

مولانا کوثر نیازی: جناب میں پچھلے ڈیڑھ سال کی بات کر رہا ہوں، اگر کوئی قرار داد پچھلے ڈیڑھ سال میں پاس ہوئی ہے تو آپ بتائیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: میرا خیال ہے کہ یہ جو آرڈر آف دی ڈے بنایا جاتا ہے رولز ۲۶، ۲۱ اور ۲۸ کے مطابق ہے، اس میں مولانا جو ہاؤس کی مرضی ہو گی اس کا احترام کیا جائے گا۔

مولانا کوثر نیازی: آپ پوچھ لیجئے، میرا خیال ہے کہ کسی ممبر کو اس سے اختلاف نہ ہوگا کہ سرکاری کام کبھی پرائیویٹ ممبرز ڈے میں ایجنڈے کے آخری آئٹم کے طور پر بھی لیا جا سکتا ہے اس میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے کیونکہ آٹھ دن میں ایک مرتبہ یہ موقع آتا ہے اور پرائیویٹ ممبرز کو اپنی موشنز اور اپنی قرار دادیں پیش کرنے کا موقع ملتا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: ٹھیک ہے مولانا جو بھی ہاؤس کی مرضی ہو، اگر ہاؤس منظوری دیتا ہے تو ٹھیک ہے جو ہاؤس کی کمیٹی بنی ہوئی ہے اس میں بھی لے آئیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ آپ اس میں فیصلہ کر لیں۔

مولانا کوثر نیازی: آپ ہاؤس سے ابھی پوچھ لیں تو آپ کو ہاؤس کی رائے معلوم ہو جائے گی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی جناب وزیرِ عدل۔

جناب وسیم سجاد: جناب والا! میرا خیال ہے فوری طور پہ میں اس پوزیشن میں نہیں ہوں کہ میں کوئی رائے دے سکوں لیکن میں مولانا صاحب اور اپنے ساتھیوں سے مشورہ کر کے جناب کو آگاہ کر دوں گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: میرا خیال ہے یہ ٹھیک رہے گا تو وہ جو میں نے تحریک ان آرڈر قرار دی ہے اس کو ہاؤس میں پُٹ کیا جاتا ہے۔ جی۔ ایم۔ سیّد صاحب کے بیان کے سلسلے میں جو تحریکِ التوا تھی طارق چوہدری صاحب کی وہ میں ہاؤس کے سامنے پیش کرتا ہوں کہ اس پر بحث کی ہاؤس اجازت دیتا ہے۔

(موشن منظور ہو گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین: آئٹم نمبر دو، ریزولیوشنز۔ سیّد عباس شاہ صاحب کا ایک ریزولیوشن ہے، وہ تشریف نہیں رکھتے، اس کو ڈیفر کرتے ہیں، نمبر تین، مولانا کوثر نیازی صاحب کا ہے۔

میاں محمد یاسین خان وٹو۔ جناب والا! میں آپ کی اجازت سے جناب مولانا کی خدمت میں درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ میں کچھ وجوہات کی بنا پر ہاؤس میں کچھ عرصہ نہیں آسکا تو یہ بہت اہم مسئلہ ہے اور اس سلسلے میں مزید غور و خوض کی ضرورت ہے، میں ان سے استدعا کرتا ہوں کہ وہ اس کو آج ڈیفر کرنے کی اجازت مرحمت فرما دیں۔

مولانا کوثر نیازی: جناب والا! مجھے معلوم ہوا ہے کہ حکومت اس قرارداد کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لے رہی ہے اور اب میاں صاحب

[Maulana Kausar Niazi]

نے فرمایا ہے اور میاں صاحب سے میرا تعلق ایسا ہے جو ایک مرنے والے کا سورۂ یاسین سے ہوتا ہے، اس لئے میں ان کی خواہش کا احترام کرتا ہوں۔

میاں محمد یاسین خان وٹو: لیکن خدا نہ کرے کہ مولانا مرنے والے ہوں، ان کا تعلق ایسا ہے کہ زندہ رہنے والے کا تعلق ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: اس کو ڈیفر کرتے ہیں، قاضی حسین احمد صاحب کا بل ہے وہ تشریف نہیں رکھتے، اس کو ڈیفر کرتے ہیں، نمبر ۶، جناب سعید قادر صاحب۔

THE SUMMER TIME INTRODUCTION BILL, 1987

Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم I seek leave of the House to introduce the Bill Summer Time Introduction [The Summer Time Introduction Bill, 1987].

Mr. Deputy Chairman: Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir has moved that he may be granted leave to introduce the Bill Summer Time Introduction [The Summer Time Introduction Bill, 1987].

جناب وسیم سجاد: جناب قبل اس کے آپ اس پر ہاؤس کی رائے لیں، میرے خیال میں اگر جنرل صاحب اس کی تفصیل بتا دیں کہ مقصد کیا ہے تاکہ ہم بھی اپنی رائے دے سکیں تو مناسب ہوگا۔ ان کو موقع دے دیا جائے کہ اس کے اغراض و مقاصد اور تفصیل ایوان کو بتا دیں

Mr. Deputy Chairman: Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir Sahib.

Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir: Mr. Chairman, it is a matter of considerable importance for Pakistan to devote attention to energy saving devices. The Bill which I propose to move in this House is one of the measures to have energy saving in this country. The Summer Time System has been followed in this modern world for more than fifty years in a large number of countries throughout the hemisphere. Out of 220 odd countries there are fifty countries which practise the introduction of summer time each year. Nature has provided so much sun light in the summer months that nations should take advantage of it particularly a nation such as Pakistan. The Government of Pakistan has been seized with the problem of saving energy over a number of years. Since 1973 crunch in the field of petroleum with the rise of prices this has become a major issue for a developing

country as to how we should save energy. When God has provided us with this particular means, it is a pity that over the years Pakistan has not taken advantage of it. The Bill which I propose to move suggests that the five months starting first of April of each year upto 31st of August of that year—in these five months there is so much day light available that if the Government decides to advance the watches by one hour, we can reduce the consumption of electricity in the country on a massive scale.

We all are aware of the fact that we are extremely short of electrical energy. When we have energy available through the natural means, it is surprising to note that we are not taking advantage of it. All we have to do is to advance our clock by one hour at a particular time of the year and then take it back one hour at another time of the year. The developing countries of the world having taken note of it have utilized it for so many years but we seem to be ignoring it. In the proposal that I have put before the House I would request the Government to seriously consider the measures which will help us to conserve energy in the country.

Lately, the Government of Pakistan has established an Energy Conservation Cell in the Planning Division. They have been taking some measures to save energy but it is surprising to note that they have not taken note of this measure which should have been the first measure to have been introduced as soon as the Energy Conservation Cell was created by the Government. So, it is my intention to draw the attention of the Government to this measure. I think, if we take the step this year, we have sufficient time to introduce the conservation device by April of 1988. In my humble estimate, I think, we can save any thing between 500 MW to 1000 MW each year depending on how quickly we introduce this measure. Load shedding is a serious problem between the months of April to August. If load sheedding is a problem then why not conserve energy where it is possible to do so. This is a simple device which can help us to save electricity and thus reduce the load shedding.

Last of all I would like to draw the attention of this nation towards the fact that 70% of our people live in villages. They start work as early as 4.00 a.m. It is literally dark when they get out particularly in the summer when it is so hot. There is no reason why the clock should not be advanced and the day light time is utilized by this country. I have no doubt that the least troubled people will be the one in the villages. The remaining 30% who are in the urban areas they would

[Lt. Genl. (Retd.) Saeed Qadir]

have no problem either because the sun is out so early that you can hardly sleep during those hours. So, why not utilize it. When the clocks are advanced you will also sleep an hour earlier which will mean that the over all load in the country will be reduced. You will be fresher in the morning, you will be doing better work. The productivity of this nation will go up and there will be untold advantages of a simple device which can be adopted without any cost to the Government and in return you would be saving millions of rupees in fact, billions, I say, and that can be utilized by the Finance Minister for more and more development work. I thank you, Sir.

جناب ڈپٹی چیئرمین : شکریہ ! جناب وسیم سجاد صاحب -

Mr. Wasim Sajjad: Sir, I appreciate the reasoning given by the honourable Senator in moving this Bill. Also one can see the advantages which would be gained by having this kind of reasoning in force but at the moment we do have a law which deals with these matters and this law is the Standard Time Interpretation of References Ordinance of 1943. This law empowers the Federal Government to fix the standard time in the country and in pursuance of this law the standard time is fixed. If you will recall that prior to the events of 1971 we used to have a different standard time for East Pakistan and a different standard time for West Pakistan and this was possible because the law permitted this to be done.

Sir, because we have a law on the subject, I would request the honourable Senator not to move his Bill but to perhaps bring up a motion or a resolution for discussion in this House so that the pros and cons of this matter can be discussed and legislation which is not necessary may be avoided. I request him to kindly not move his Bill or withdraw it. Thank you, Sir.

جناب ڈپٹی چیئرمین : جی جناب جنرل صاحب -

Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir: Thank you Mr. Chairman.

In the light of explanation just given by the honourable Minister for Parliamentary Affairs and I have just found out that this enactment exists, therefore, I would request the Government to take this issue very seriously. I agree to bringing a motion before this House and let the House debate the issue for putting forward its recommendations to the Government. Therefore, I do not press the motion of this Bill. Thank you.

Mr. Deputy Chairman: Thanks. So the Bill stands withdrawn.

MOTIONS UNDER RULE 173

جناب ڈپٹی چیئرمین: موشنز، آئیٹم نمبر ۸، جناب پروفیسر خورشید احمد صاحب نہیں ہیں۔ اس کو ڈیفر کرتے ہیں۔ مسٹر شاد محمد خان صاحب تشریف رکھتے ہیں آئیٹم نمبر ۹۔

Mr. Shad Muhammad Khan: Sir, I move:

"That this House may discuss the Policy of the Government regarding distribution of Petrol and Diesel oil in the country."

جناب والا! اس موشن سے میرا مدعا یہ ہے کہ چند تجاویز اصلاح احوال کے لئے میرے ذہن میں آئی ہوئی ہیں جو میں وضاحت کے ساتھ عرض کرنا چاہتا ہوں حضور والا! قیام پاکستان سے فارن کمپنیز مثلاً برما شیل ایسو یا کالٹیکس۔ پاکستان میں یہ کاروبار کرتی تھیں بعد میں برما شیل کو پاکستان برما شیل بنایا گیا۔ ایسو کو وائنڈ اپ کر دیا گیا اور اس ضمن میں پاکستان سٹیٹ آئل کمپنی میدان میں آئی اس نے کماحقہ سارے ملک میں جال بچھا کر پٹرول کو سارے علاقوں میں جا بجا پہنچانے کے لئے کافی اقدامات کئے جو قابل تحسین ہیں لیکن ساتھ ہی ساتھ چند خامیاں ہیں ان کو اگر دور کیا جائے تو پی ایس او اس وطن کی زیادہ خدمت کر سکتی ہے۔

جناب والا! مجھے یہ بھی یاد ہے کہ جب بجٹ کا اعلان ہوا کرتا تھا تو یہ کمپنیاں عارضی قلت پیدا کر کے عوام کے لئے سخت دشواریاں پیدا کر دیا کرتی تھیں لیکن پی ایس او کے میدان میں آنے کے بعد یہ تکالیف کافی حد تک دور ہو گئیں۔ اب سوال یہ سامنے آتا ہے کہ یہ ملاوٹ جو ہو رہی ہے اس کا سد باب کیسے کیا جائے۔ جناب والا! ملاوٹ کے زیادہ ذمہ دار وہ کنٹریکٹر لوگ ہوتے ہیں جن کے ڈرائیور راستے میں یہ ملاوٹ کرتے ہیں۔ حکومت

[Mr. Shad Muhammad Khan]

اقدامات کر رہی ہے لیکن اس کی تسلّی و تشفّی اس طرح ہو سکتی ہے کہ ان کنٹریکٹرز کو زیادہ پابند کیا جائے تاکہ ان کے ڈرائیور راستے میں یہ ملاوٹ نہ کریں اور لوگوں کی قیمتی مشینری خراب نہ ہو اور ان سے یہ فائدہ اٹھا سکیں۔ اس سے پہلے جناب والا! یہ بزنس بجارمنگ lucrative ہوا کرتا تھا اس لئے کہ وہ سارے اخراجات construction کمپنیاں برداشت کرتی تھیں۔ اور surplus rent وغیرہ سے اور اس کے ساتھ ساتھ پیٹرول کے ٹینک اور پمپ بھی مہیّا کرتی تھیں۔ لیکن آج کل جملہ اخراجات ان ڈیلرز کو برداشت کرنے پڑتے ہیں لہٰذا ان کے لئے یہ بزنس lucrative نہیں رہا۔ اور ۴ پیسے اور ۵ پیسے کمیشن جو ہے اس پر اگر حکومت غور کرے اور سیل پر دس بارہ فیصد کمیشن مقرر کرے تو lucrative ہونے کے ساتھ ساتھ اس ملاوٹ کا قلع قمع ہو جائے گا اور لوگ بھی اس میں کافی دلچسپی لیں گے اور اس بزنس کو خراب نہیں کریں گے اور اس سے ڈیزل کی ملاوٹ ختم ہو سکے گی۔ شکریہ!

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ! جی جناب محمد یاسین خان وٹو صاحب۔

میاں محمد یاسین خان وٹو: جناب والا! میں فاضل ممبر کا مشکور ہوں کہ انہوں نے بڑی مناسب تجاویز پیش کی ہیں۔ اپنی تقریر میں جو اچھی باتیں تھیں ان کی تعریف بھی فرمائی ہے اور جو خراب باتیں تھیں

ان کی نشاندہی بھی کی ہے۔ میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم ان کے ارشادات سے استفادہ کریں گے اور کوشش کریں گے کہ اگر کہیں پالیسی میں کوئی خامی ہو تو اسے درست کیا جائے۔ لیکن اگر آپ کی اجازت ہو تو ان کی خدمت میں اس پالیسی کا کچھ پورشن پڑھ دوں تاکہ معزز ایوان اور عوام کے سامنے بھی یہ بات آجائے۔ لیکن اس سے پہلے میں ایک بات کا خاص طور پر ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ ایڈلٹریشن کو روکنے کے لئے جہاں تک حکومت کا تعلق ہے وہ ہر قسم کے اقدامات کر رہی ہے۔ اور اس سلسلے میں آپ کی مزید جو تجاویز ہوں، انشاءاللہ، ان پر بھی غور کیا جائے گا کیونکہ ایڈلٹریشن سے واقعی مشینری کو بہت نقصان پہنچ رہا ہے اور یہ مجموعی طور پر قومی نقصان ہوتا ہے۔ اس لئے حکومت کی بھرپور کوشش ہے کہ ایڈلٹریشن کو روکا جائے اور اس کے لئے مناسب اقدامات کئے جا رہے ہیں اور کئے گئے ہیں اور جو لوگ بھی اس سلسلے میں جرم وار ثابت ہو جائیں ان کے لئے مناسب سزا وغیرہ کا بھی خیال رکھا جاتا ہے۔ ایسے لوگوں کی آئندہ الاٹمنٹ اور sanction وغیرہ کے بارے میں بھی دیکھا جائے گا کہ ان کو کسی قسم کی رعایت نہ دی جائے۔

Distribution of MS, HSD in the country is made through the refineries—National Refinery, Pakistan Refinery and Attock Oil Refinery and marketing companies—Pakistan State Oil, Pakistan Burmah Shell and Caltex Oil Pak Company. The Refineries make direct sales to Defence and Railways while marketing companies *viz* PSO, PBS and Caltex distribute the product through their retail outlets of about 200 spread all over the country. The marketing companies are required to furnish every year their plans for development of MS, HSD retail outlets in urban and rural areas of each Province during the ensuing financial year. The plans submitted by three marketing companies are scrutinized in the Ministry of Petroleum and Natural Resources keeping in view

[Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo]

the availability, demand of product in accordance with the growth rate and marketing share of each company to assess the number of distribution outlets which could be set up by each company in the urban and rural areas of the various Provinces during the forthcoming year. Normally 200 to 250 sanctions are issued each year, according to the capacity of the marketing companies. The recommendations of the Ministry are submitted to the Minister of State or Minister for approval for which policy guidelines they may like to give. Thereafter a meeting of the Marketing Managers of three marketing companies is convened in the Ministry who are informed about the allocation of Petrol—HSD outlets to be set up by each company during the following year and the methodology of the issue of sanction which is prescribed in an enclosed rules. The applications received on prescribed proforma from the marketing companies are listed, processed under the rules and sanctions issued to the company concerned and copy endorsed to Dy. Commissioner and Chief Inspector of explosives for further necessary action. A copy of our standard sanction letter is also avaiable with me. Presently moratorium has been placed on Pakistan Burma Shell and Caltex for installation of motor gasoline outlets due to restricted availability of motor gasoline to these companies from the Refinery. Because these companies are not agreeable to make further investment in the expansion of Refineries particularly in Pakistan Refinery and put up additional storage up-country to maintain sufficient stock of motor gasoline and HSD to meet even 15 days' requirement to meet the emergencies. Lifting of the moratorium will be considered by the Government when aforesaid companies with substantial foreign share holding 100 % in Caltex and 49 % Pakistan Burma Shell agreed to make up-stream investment as in the International practice.

Sir, about this I have detailed programme how the matter is processed but I feel that I should not take more time of the House. The policy has been explained and I assure the honourable that the proposals given by him will be duly considered by the Minitry and any proposal given by the honourable Member, at any time, will be given proper weight About adulteration I have already mentioned that all possible actions will be taken to stop it and the Government will not hesitate in taking action against those who are committing these offences.

جناب ڈپٹی چیئرمین : جناب شاد محمد خان ۔

Mr. Shad Muhammad Khan: Thank you Sir, I am satisfied.

جناب ڈپٹی چیئرمین : اس تحریک پر بحث مکمل ہو چکی ہے۔ اگلی تینوں تحاریک پروفیسر خورشید صاحب کی ہیں۔

جناب عبدالرحمٰن جمالی : میرے خیال میں کورم ٹوٹ گیا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : کورم کو دیکھ لیا جائے اور پروفیسر صاحب کی تینوں تحاریک کو ڈیفر کرتے ہیں۔ ویسے پہلے ہی ہمارا آج کا ایجنڈا ختم ہو رہا تھا۔ بہرحال گھنٹی بجائی جائے۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی چیئرمین : کورم پورا نہیں ہو سکا، اس لئے اب اجلاس بروز منگل مورخہ ۱۳/۱۰/۸۷ شام پانچ بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(The House adjourned to meet again at five of the clock in the evening, on Tuesday, October 13, 1987).

PCPPI-125/Senate-25-8-1988-